جشن دستارِ فضیلت کے موقع پر احباب کی بارگاہ میں
خوبصورت تحفہ
چہل حدیث
ترتیبِ لطیف
محمد ناظم قادری برکاتی
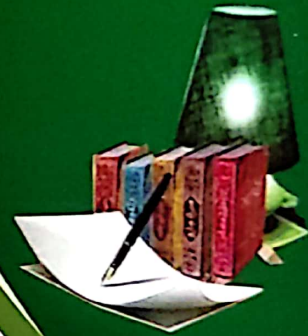
جشن دستارِ فضیلت کے موقع پر احباب کی بارگاہ میں

خوبصورت تحفہ

چہل حدیث

مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْراً یُّفَقِّہْهُ فِي الدِّیْن (بخاری شریف)

اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اُس کو دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔

ترتیبِ لطیف : محمد ناظم قادری برکاتی

حسبِ ارشاد : استاذ محترم حافظ وقاری محمد مبین الدین برکاتی (کاسگنج)

باہتمام : محمد آصف علی خان عرف راشو

ڈائریکٹر انصار میموریل انٹر کالج (بلرام)

شرف انتساب

میں اپنی اس حقیر علمی کاوش کو ان درج ذیل عظیم عبقری شخصیات کی نذر کرتا ہوں جنہوں نے ہندستان میں علوم حدیث میں نمایا خدمات انجام دیں ہیں۔

(۱) مجدد السنۃ النبویہ، برکۃ المصطفی فی الدیار الھندیہ، محقق علی الاطلاق شیخ عبد الحق محدث دہلوی (۹۵۸ھ-1052)

(۲) شمس الملۃ والدین حضور اچھے میاں صاحب مارہروی (۱۱۶۰ھ-۱۲۳۵ھ)

(۳) مجدد اعظم اعلی حضرت فاضل بریلوی (۱۲۷۲ھ-۱۳۴۰)

علیہم الرحمۃ والرضوان

نیاز مند

محمد ناظم قادری

متعلم الجامعۃ القادریۃ بریلی شریف

تقریظ

از: جامع معقولات ومنقولات حضرت علامہ مولانا شمس احمد مصباحی صاحب
پرنسپل الجامعۃ القادریہ رچھا اسٹیشن بریلی شریف

اللہ کے رسول ﷺ نے احادیث مبارکہ یاد کرنے کی بڑی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ جیسا کہ امام بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا "مَن حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا فِي أَمْرِ دِينِهَا بَعَثَهُ اللَّهُ فَقِيهًا وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَة شافعا وشهيدا" یعنی جو شخص یاد کرے اور دوسروں تک پہونچائے وہ چالیس حدیثیں جو دینی احکام سے متعلق ہوں تو اللہ تبارک وتعالی اس کو قیامت کے دن فقہا کے زمرے میں اٹھائیگا اور میں اس کے لئے اس کے گناہوں کی شفاعت کرونگا اور اس کی اطاعت پر گواہ رہونگا اور بھی اس مضمون کی مختلف احادیث مروی ہیں جن سے حفظ حدیث اور انکی ترویج واشاعت کی اہمیت وفضیلت روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے۔

یہ الگ بات ہے کہ اس مضمون کی احادیث کو ائمہ احادیث نے ضعیف بھی کہا ہے لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ائمہ کبار نے ان حدیثوں کو تلقی بالقبول کیساتھ اور ان پر عمل کر کے انکے مقبول اور حجت ہونے کو تسلیم کر لیا کیونکہ علمائے کبار نے سلف وخلف میں اربعینات تصنیف کیں اور وہ حضور ﷺ کی شفاعت اور مغفرت کے لئے حضور ﷺ کی شہادت کے امیدوار ہوئے قطع نظر اس سے کہ ضعاف فضائل اعمال میں مقبول ہیں اس امر میں کسی شک وشبہ کی گنجائش باقی نہیں کہ احادیث فضائل اعمال میں

مقبول اور حجت شرعیہ ہیں کیونکہ اس مضمون کی جو بھی احادیث مذکور ہیں وہ ایک دوسرے کے لئے شاہد کے درجہ میں ہیں۔

خلاصہ یہ کہ احادیث رسول ﷺ کو یاد کرنا اور انہیں دوسرے ایمان والوں تک پہونچانا ایسی فضیلت ہے اور اجر و ثواب کا موجب ہے کہ ایسا شخص قیامت کے دن فقہا کے گروہ میں اٹھایا جائیگا اور اللہ کے رسول ﷺ اس کے لئے شفیع اور گواہ ہونگے بشرطیکہ ایمان اور اخلاص کامل کے ساتھ یہ کام ہو کیونکہ آقا علیہ الصلاۃ والسلام کا فرمان عالیشان ہے "انما الاعمال بالنیات".

عزیز اسعد مولانا محمد ناظم صاحب قادری زید مجدہ کی یہ کاوش بھی اسی سلسلۃ الذھب کی ایک اہم کڑی ہے موصوف نے اسی فضیلت و سعادت کے لئے چالیس چیدہ چیدہ احادیث جمع کیں ہیں جنکو میں نے مصروفیت کے باوجود مکمل پڑھا، اور ضروری اصلاح کی کوشش بھی کی ہے اور موصوف نے ایک عام فہم اور شستہ انداز اپنایا ہے تاکہ ہر خاص وعام اس سے مستفید ہو سکے اور پھر احادیث کے ذیل میں متعلق مسائل کی بھی صراحت کردی ہے تاکہ پڑھنے والے کو حدیث پڑھنے کے اجر و ثواب کے ساتھ ضروری مسائل سے بھی واقفیت ہو جائے موصوف کی یہ کاوش واقعی لائق داد و تحسین ہے رب کریم کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مولا تعالی موصوف کو دین کی مزید خدمت کا جزبہ عطا فرمائے اور اس کاوش کو مقبول خاص وعام بنائے۔

عرض مرتب

قدرت کی نوازش کا کیا کہنا کہ اگر وہ چاہے تو شبنم کی نمی سے تمازت (گرمی، تپش) اور آفتاب کی کرنوں سے خنکی (ٹھنڈک، تروتازگی) کا کام لے۔ چہل حدیث کے نام کا یہ گلدستہ جو آپ کے دل ودماغ کو معطر کر رہا ہے نہ میں اس کے لائق اور نہ ہی ایسا میرا علم مگر قدرت نے اس حقیر سے یہ مبارک کام لیا اس کے بے پایاں فضل وعنایات کو سلام۔

اس ذرہ ناچیز پہ یہ بارش کرم
منہ دیکھتا ہوں رحمت پروردگار کا

الحمد للہ آج اس مجموعہ کو پیش کرتے ہوئے نہایت خوشی کا احساس کر رہا ہوں کہ اللہ پاک نے مجھ جیسے کم علم سے یہ کام لیا۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا حَدُّ الْعِلْمِ الَّذِي إِذَا بَلَغَهُ الرَّجُلُ كَانَ فَقِيهًا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَن حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا فِي أَمْرِ دِينِهَا بَعَثَهُ اللَّهُ فَقِيهًا وَكُنتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَة شافعا وشهيدا» (مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب آپ سے سوال کیا گیا کہ علم کی حد کیا ہے کہ آدمی جب اس حد کو پہونچ جائے تو اس کو فقیہ (عالم دین) کہا جائے تو ارشاد فرمایا جو شخص میری امت کے لئے اس کے دین کے متعلق چالیس احادیث یاد کرے تو اللہ پاک اس آدمی کو فقیہ بنا کر اٹھائے گا اور میں قیامت کے دن اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔

جب میں نے اس حدیث پاک کو مع تشریح و توضیح پڑھا تو مجھ سے رہا نہ گیا اور سوچا کہ کیوں نہ میں اپنے عزیز و اقارب تک چالیس احادیث مبارکہ پہونچا کر اس ثواب کا مستحق ہو جاؤں ۔آخر کار میں نے قلم اٹھایا حالانکہ مجھے اپنی کم علمی اور بے بضاعتی کا مکمل اعتراف ہے۔اسی جذبے کے تحت کچھ اوراق سیاہ کر ڈالے اور اصلاح کی غرض سے مشفق استاذ جامع معقولات و منقولات صوفی باصفا حضرت علامہ مولانا شمس احمد مصباحی صاحب قبلہ (صدر مدرس الجامعۃ القادریہ) کی بارگاہ میں حاضر کر دیے۔حضرت نے جب یہ دیکھا تو خوش ہوئے اور خوب سراہا اور مزید از راہ کرم ذرہ نوازی فرماتے ہوئے خود ہی اسکا نام بھی تجویز فرمایا ''چہل حدیث'' بعد میں دعاؤں سے نوازا۔

یوں تو امت مسلمہ کی اصلاح کے لئے بے شمار کتابیں اس دنیا میں موجود ہیں مگر احادیث کریمہ کی یہ مختصر سی کتاب جس میں لوگوں کی اصلاح کے لئے ۴۳ حدیثوں کو جمع کیا ہے۔ اور یہ کسی ایک خاص عنوان پر نہیں لکھیں بلکہ مختلف موضوعات پر لکھا ہے۔اور کچھ احادیث کی مختصر سی شرح بھی کر دی ہے تاکہ سمجھنے میں کوئی دشواری نہ آئے۔اور ضرورت کے لحاظ سے جہاں مناسب سمجھا وہاں کچھ فقہی مسائل بھی لکھ دیے ہیں۔امید ہے کہ میرے احباب اس کو پسند کریں گے۔

آخر میں اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ میری اس حقیر کاوش کو قبول فرمائے اور اس کو میرے، میرے اساتذہ کرام، تمام وہ قابل قدر حضرات جنہوں نے کسی طرح بھی اس میں میری مدد کی، اور جملہ مؤمنین و مؤمنات کے لئے ذریعہ نجات بنائے۔

محمد ناظم قادری
متعلم الجامعۃ القادریہ بریلی شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا حَدُّ الْعِلْمِ الَّذِي إِذَا بَلَغَهُ الرَّجُلُ كَانَ فَقِيهًا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «من حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا فِي أَمْرِ دِينِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِيهًا وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَة شافعا وشهيدا»(مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب آپ سے سوال کیا گیا کہ علم کی حد کیا ہے کہ آدمی جب اس حد کو پہونچ جاے تو اس کو فقیہ (عالم دین) کہا جاے تو ارشاد فرمایا جو شخص میری امت کے لئے اس کے دین کے متعلق چالیس احادیث یاد کرے تو اللہ پاک اس آدمی کو فقیہ بنا کر اٹھائے گا اور میں قیامت کے دن اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔

شرح حدیث

اس حدیث پاک میں (حفظ) جو فرمایا گیا ہے اس کا مفہوم کیا ہے اور یہ لفظ اپنے اندر کتنی وسعت رکھتا ہے اس کی تفصیل کرتے ہوے حضرت سیدنا شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ "اشعۃ اللمعات" میں فرماتے ہیں کہ علمائے کرام فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے اس ارشاد مبارک سے مراد و مقصود لوگوں تک چالیس حدیث کا پہونچانا ہے خواہ یہ حدیثیں اسے یاد نہ ہوں اور انکا معنی اسے معلوم نہ ہو۔ (اشعۃ اللمعات جلد 1 ص 186)

اور نیز حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں نعیمی بدایونی مشکوۃ شریف کی اردو شرح مرآۃ المناجیح میں اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں اس حدیث کے بہت پہلو ہیں، چالیس احادیث یاد کر کے مسلمانوں کو سنانا، شائع کر دا ان میں تقسیم کرنا، ترجمہ یا شرح کر کے لوگوں کو سمجھانا، راویوں سے سن کر کتابی شکل میں جمع کرنا، سبھی اس میں داخل ہیں۔ یعنی جو کسی طرح چالیس حدیثیں میری امت تک پہونچادے تو قیامت میں اسکا حشر

علمائے دین کے زمرے (گروہ) میں ہوگا اور میں اسکی خصوصی شفاعت اور اس کے ایمان اور تقوی کی خصوصی گواہی دونگا۔ورنہ عمومی شفاعت اور گواہی تو ہر مسلمان کو نصیب ہوگی۔اسی حدیث کی بناپر تقریباتمام محدثین نے جہاں حدیثوں کے دفتر لکھے وہاں علیحدہ "چہل حدیث" جسے اربعین کہتے ہیں جمع کیں۔

اور حضور مفسر اعظم ہند عرف جیلانی میاں علیہ الرحمہ اس حدیث پاک کے وسیع مفہوم کو یون بیان کرتے ہیں؛جوان [40] احادیث کو یاد کرے اور دوسرں کو سنائے یا لکھ کردے یا کتاب دوسرں کو پہنچائے تو بے شک اس نے دین کی خدمت کی اور علم کو پھیلایا اور روز قیامت یہ شخص زمرہ علماء میں محشور ہوگا اور ثواب عظیم حاصل کرے گا اور اموات (مردوں) کو ایصال ثواب کے لے ایسی کتابوں کا طبع کرانا تقسیم کرانا کار عظیم ہے (یعنی بڑے ثواب کی بات ہے)

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِيهُ فِي الدِّينِ إِنِ احْتِيجَ إِلَيْهِ نَفَعَ وَإِنِ اسْتُغْنِيَ عَنْهُ أَغْنَى نَفْسَهُ» . (مشکوۃ کتاب العلم ص36 مجلس برکات)

ترجمہ: کتنا اچھا ہے وہ عالم دین اگر اس سے لوگوں کو کوئی ضرورت پڑے تو فائدہ پہونچائے اور اگر اس سے کوئ مطلب نہ رکھے تو وہ بھی کسی سے مطلب نہ رکھے (مشکوۃ کتاب العلم)

شرح:۔مطلب یہ کہ عالم دین نہ تو متکبر بنے اور نہ لالچی بلکہ جب اس کی ضرورت ہو تو لوگوں کو نفع پہونچائے اور کسی سے کوئ زیادہ مطلب نہ رکھے۔اگر عالم دین کے اندر تین صفات ہوں تو قوم اس کو اپنا سردار بنالیگی۔(۱) علم کامل (۲) قناعت یعنی لالچ نہ ہو (۳) استغناوبے نیازی - (مرآۃ)

کتاب الایمان

حدیث جبرئیل

حدیث نمبر: ۳۔

قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعَرِ، لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ، حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا»، قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ، وَيُصَدِّقُهُ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ، قَالَ: «أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ»، قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ، قَالَ: «أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ»، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ، قَالَ: «مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ» قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَتِهَا، قَالَ: «أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ»، قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ لِي: «يَا عُمَرُ أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ؟» قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ» (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے اچانک ایک شخص حاضر ہوئے جن کو ہم پہچانتے نہ تھے۔ انکے کپڑے نہایت سفید،

بال خوب سیاہ، ایسا نہیں لگتا تھا کہ وہ سفر سے آئے ہوں وہ حضور کے پاس ایسے بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہوں۔

اور کہا اے محمد مجھے بتائیے کہ اسلام کیا ہے؟

آپ نے فرمایا اسلام یہ کہ تو یوں کہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ نماز پڑھے، زکاۃ دے، رمضان کے روزے رکھے، حج بیت اللہ کرے اگر استطاعت ہو۔

تو اس شخص نے کہا: آپ نے سچ فرمایا حضرت عمر کہتے ہیں کہ ہم لوگوں کو تعجب ہوا کہ یہ خود ہی سوال کرتے ہیں اور خود ہی تصدیق کرتے ہیں پھر عرض کیا: ایمان کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایمان یہ کہ تو ایمان لائے اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کے رسولوں پر، قیامت کے دن، اور تقدیر کے اچھے اور برے ہونے پر اس شخص نے کہا آپ نے بلکل سچ کہا اس کے بعد عرض کیا احسان کیا ہے؟

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا احسان یہ کہ تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے گویا تو اسے دیکھ رہا ہے پھر اگر تجھ سے یہ نہیں ہو سکتا تو جان کے وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

پھر کہا کہ قیامت کے بارے میں بتا دیجئے کہ وہ کب ہو گی؟

آپ نے فرمایا جس سے پوچھ رہے ہو وہ قیامت کے بارے میں سائل سے زیادہ خبر دار نہیں بلکہ اللہ نے جتنا تم کو بتایا اتنا تم جانتے ہو اور جتنا اللہ نے مجھے بتایا اتنا میں جانتا ہوں۔

اس کے بعد اس شخص نے کہ مجھے قیامت کی کچھ نشانیاں بیان فرما دیجئے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ باندی اپنے آقا کو پیدا کرے گی (یعنی بچے اپنی ماں پر حکم چلائینگے) اور تم لوگ دیکھو گے ان لوگوں کو جو ننگے

پیر، ننگے بدن رہتے ہیں دل کے مفلس ہیں اور بکریاں چرانے والوں کو کہ وہ لوگ فخر کرینگے بڑے بڑے محلوں پر، پھر یہ شخص چلے گئے اور میں کچھ دیر ٹھہرا رہا پھر مجھ سے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اے عمر تم جانتے ہو یہ سوالات کرنے والے کون تھے؟

میں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔

حضور نے فرمایا یہ جبرئیل تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

شرح حدیث:۔حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ (الاسلام ان تشھد ان لا اله الا الله و انّ محمدا رسول الله) کے تحت فرماتے ہیں کہ اسلام ظاہری اعمال (مثلا نماز پڑھنے، روزہ رکھنے زکاۃ وغیرہ) کا نام ہے اور ایمان نام ہے اعتقاد باطن کا (یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دل سے ماننے کا نام ایمان ہے) اور اسلام وایمان کے مجموعہ کا نام دین ہے اور وہ جو عقائد کی کتابوں میں مذکور ہے کہ اسلام وایمان دونوں ایک ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر مومن مسلمان ہے اور ہر مسلمان مومن ہے اور ان دونوں میں سے کسی ایک کی نفی مسلمان سے نہیں کر سکتے اور حقیقت میں اسلام ایمان کا نتیجہ اور اس کی فرع ہے۔

(ان تومن بالله) کے تحت شیخ فرماتے ہیں کہ ایمان کی حقیقت یہ ہے کہ تو خدائے تعالیٰ کی ذات اور اسکی صفات ثبوتیہ اور سلبیہ کو دل سے مانے اور تمام عیبوں اور حدوث کی علامتوں سے اس کو پاک ومنزہ کرے۔

اور (رسلہ) کے تحت فرماتے ہیں کہ تمام انبیائے کرام پر ایمان لانا واجب ہے (اس طرح پر کہ کسی کے درمیان) اصل نبوت میں تفریق یعنی فرق نہ کرے اور تعظیم وتوقیر کرنا، نقص کے عیب سے ان حضرات کی بارگاہ عزت کو پاک سمجھنا، اور قبل نبوت (یعنی

کااعلان کرنے سے پہلے)اور بعد نبوت (نبی ہونے کااعلان کرنے کے بعد)اور چھوٹے بڑے تمام گناہوں سے انہیں معصوم جانناواجب ہے۔یہی قول مختار ہے۔

اور سید الانبیاء ﷺ کے بارے میں اجمالی اعتقاد یہ ہے کہ مرتبہ اُلوہیت اور خدا کی صفات کے علاوہ جو کچھ ہے حضور ﷺ کے لئے ثابت ہے اور آنحضرت ﷺ تمام فضائل و کمالات بشری کے جامع اور سب میں راسخ و کامل ہیں۔(یعنی جتنی انسانی خوبیاں اور اچھائیاں ہوں سکتی ہیں وہ سب کی سب حضور کی ذات میں پائی جاتی ہیں)

اشعۃ اللمعات

حدیث نمبر ۴:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِين (بخاری، مسلم)

ترجمہ :۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہاکہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے ،والدین، اولاد اور سب سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

شرح حدیث:۔ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں کہ مومن کامل کے ایمان کی نشانی یہ ہے کہ کے مومن کے نزدیک رسول خدا ﷺ تمام چیزوں اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب و معظم ہوں۔۔۔اس حدیث میں حضور کے زیادہ محبوب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ حقوق کی ادائے گی میں حضور ﷺ کو اونچا مانے اس طرح کے حضور کے لائے ہوئے دین کو تسلیم کرے، حضور ﷺ کی سنتوں کی پیروی کرے، حضور کی تعظیم وادب بجالائے، اور ہر شخص اور ہر چیز یعنی اپنی ذات ،اپنی اولاد، اپنے ماں باپ، عزیز واقارب، اور اپنے مال واسباب پر حضور کی رضاو خوشی کو

مقدم (آگے) رکھے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ اپنی ہر پیاری چیز یہاں تک کہ اپنی جان کے چلے جانے پر بھی راضی رہے مگر حضور کے حق کو دبتا ہوا گوارا نہ کرے۔ (اشعۃ اللمعات)

اور حضرت ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں محبت سے مراد محبت ایمانی ہے جو آپ بزرگی قدر و عظمت اور آپ کے احسان و مہربانی کے سبب (قلب مومن میں) محبت پیدا ہوتی ہے محبت ایمانی کا تقاضہ یہ ہے کہ محب اپنے محبوب کی تمام خواہشوں کو دوسرے لوگوں یہاں تک کہ اپنے عزیز اور خود اپنی ذات کے اغراض پر ترجیح دے۔اور چونکہ حضور ﷺ کے اندر محبت کئے جانے کے تمام اسباب یعنی خوبصورتی، خوش خلق، کمال بزرگی اور کمال احسان کے جامع ہیں کہ آپ کے سوا کوئی دوسرا اس جامعیت کو نہیں پہونچ سکتا لہذا آپ ہر مومن کے نزدیک اس کے نفس سے بھی زیادہ محبوب ہونے کے مستحق ہیں۔تو مومن کے لئے اس کے غیر سے بھی زیادہ بدرجہ اولیٰ آپ محبوب ہوں گے خاص کر اس صورت میں کہ آپ اس محبوب حقیقی یعنی خدائے تعالیٰ کی طرف سے رسول ہیں اور خدا تک پہونچانے والے اور اس تک رسائی کا راستہ بنانے والے اور بارگاہ جبروت میں عزت و عظمت والے ہیں۔

حدیث نمبر۵: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَرَّمَ الله عَلَيْهِ النَّار» (رواہ مسلم)

ترجمہ:۔حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں تو خدائے تعالیٰ اس شخص پر جہنم کی آگ حرام فرمادیتا ہے۔

واضح رہے کہ توحید ورسالت کی گواہی کے باوجود اگر کسی شخص سے کوئی ایسی بات یا کوئی ایسا کام پایا گیا جو کہ کفر کی نشانی ہو تو ازروئے شریعت ایسا آدمی کافر ہو جائے گا۔ اشعۃ اللمعات میں محقق علی الاطلاق عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ (توحید ورسالت) کی تصدیق کے باوجود اگر کوئی ایسا کام کرے جس کو شارع علیہ السلام نے کفر کی نشانی ٹھہرایا ہو جیسے بت کو سجدہ کرنا، اور زنار یعنی جنیو باندھنا وغیرہ تو ایسے کاموں کا کرنے والا بھی بحکم شرع کافر ہے۔ اگرچہ بظاہر (توحید ورسالت) کی تصدیق واقرار کرتا ہو۔ (بحوالہ انوار الحدیث)

عقیدہ:۔ اللہ تعالی زمان و مکان سے پاک ہے اس کے لئے زمان و مکان ثابت کرنا کفر ہے۔

عقیدہ:۔ خدائے تعالی کو اللہ پاک یا اللہ تعالی کہنا چاہیے اللہ میاں کہنا ممنوع وناجائز ہے۔ (انوار الحدیث)

مسئلہ:۔ کسی سے نماز پڑھنے کو کہا اس نے جواب دیا تمہیں نماز سے کیا فائدہ ہوا یا کہا بہت پڑھ لی اب دل گھبرا گیا یا کہا پڑھنا نہ پڑھنا دونوں برابر ہے غرض اس قسم کی بات کرنا جس سے فرضیت کا انکار سمجھا جاتا ہو یا نماز کی تحقیر ہوتی ہو کفر ہے۔ (انوار الحدیث)

مسئلہ:۔ کسی سے روزہ رکھنے کو کہا اس نے جواب دیا کہ روزہ وہ رکھے جسے کھانا نہ ملے یا یہ کہا کہ جب خدا نے کھانے کو دیا ہے تو بھوکے کیوں مریں یا اس قسم کی اور باتیں جن سے روزے کی ہتک و تحقیر (یعنی اہمیت کم معلوم ہو) کہنا کفر ہے۔ (انوار الحدیث)

مسئلہ:۔ علم دین اور علمائے کرام کی توہین بے سبب یعنی محض اس وجہ سے کہ وہ علم دین کا عالم ہے کفر ہے۔

سوال:۔شرک کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔خدائے تعالیٰ کی ذات وصفات میں کسی کو شریک ٹھہرانا شرک ہے۔ذات میں شریک ٹھہرانے کا مطلب یہ ہے کہ دو یا دو سے زیادہ خدا ماننے جیسے عیسائی کہ تین خدا مان کے مشرک ہوئے اور جیسے ہندو کہ کئی خدا ماننے کے سبب مشرک ہیں۔اور صفات میں شریک ٹھہرانے کا مطلب یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی صفات کی طرح کسی دوسرے کے لئے کوئی صفت ثابت کرے مثلاً سمع (سننا) اور بصر (دیکھنا) وغیرہ جیسا کہ خدائے تعالیٰ کے لئے بغیر کسی کے دئے ہوئے ذاتی طور پر ثابت ہے اسی طرح کسی دوسرے کے لئے سمع اور بصر وغیرہ ذاتی طور پر ماننے کے بغیر خدا کے دیئے ہوئے اسے یہ صفتیں خود حاصل ہیں تو شرک ہے۔اور اگر کسی دوسرے کے لئے عطائی طور پر مانے (یعنی یہ مانے کہ یہ صفات اللہ کے دئے سے ہیں) جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے انسان کے بارے فرمایا (فجعلنٰہ سمیعا بصیر) یعنی ہم نے انسان کو سمیع و بصیر بنایا۔ تو کوئی حرج نہیں (انوار شریعت)

سوال:۔کفر کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ضروریات دین میں سے کسی ایک بات کا انکار کرنا کفر ہے۔ضروریات دین بہت ہیں ان میں سے چند یہ ہیں۔خدائے تعالیٰ کو ایک اور واجب الوجود ماننا، اس کی ذات وصفات میں کسی کو شریک سمجھنا، ظلم اور جھوٹ وغیرہ سے اس کو پاک ماننا، اس کے ملائکہ اور اسکے ی تمام کتابوں کو ماننا، قرآن مجید کی ہر آیت کو حق سمجھنا، حضور سید عالم ﷺ اور تمام انبیاء کرام کی نبوت کو تسلیم کرنا۔ ان سب کو عظمت والا جاننا انہیں ذلیل اور چھوٹا نہ سمجھنا ان کی ہر بات جو قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو اسے حق ماننا۔ حضور ﷺ کو خاتم النبیین (یعنی آخری نبی) ماننا ان کے بعد کسی نبی کے پیدا ہونے کو جائز نہ سمجھنا۔ قیامت، حساب وکتاب اور جنت ودوزخ کو حق ماننا۔ نماز وروزہ اور حج

وزکوۃ کی فرضیت کو تسلیم کرنا۔ زنا چوری اور شراب نوشی وغیرہ حرام قطعی کی حرمت کا اعتقاد کرنا، اور کافر کو کافر جاننا وغیرہ (انوار شریعت)

مسئلہ: جس شخص سے شرک یا کفر ہو جائے تو توبہ کرے اور نئے سرے سے ایمان لائے۔ بیوی ہو تو دوبارہ نکاح کرے اور اگر مرید ہو تو تجدید بیعت کرے۔ (بدمذہب)

حدیث نمبر ۶:- وَعَن إِبرَاهِيم بن ميسرَة قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ أَعَانَ عَلَى هَدْمِ الْإِسْلَامِ» (مشکوۃ باب الاعتصام ص 31)

ترجمہ: ۔حضرت ابراہیم ابن میسرہ نے کہا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا جس شخص نے بدمذہب کی تعظیم کی تو بے شک اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد کی۔

شرح حدیث:۔ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ بدمذہب کی تعظیم وتوقیر میں سنت کی حقارت وذلت ہے اور سنت کی حقارت اسلام کی بنیاد ڈھانے تک پہونچا دیتی ہے (اشعۃ اللمعات)

حدیث نمبر ۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ يَأْتُونَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّونَكُمْ وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ» . (رواہ مسلم)

ترجمہ:۔اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے فریا کہ آخری زمانے میں بڑے جھوٹے اور مکار لوگ پیدا ہونگے وہ ایسی باتیں کرینگے کہ جن کو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے بھی نہیں سنا ہو گا تو ایسے لوگوں سے بچو اور انکے قریب بھی مت جاؤ کہ کہیں وہ لوگ تم کو گمراہ نہ کردیں اور فتنے میں نہ ڈال دیں۔

شرح حدیث:۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں کہ ایک ایسی جماعت پیدا ہو گی جو مکاری اور فریب سے علماء و مشائخ اور نیک لوگ بن کر اپنے کو مسلمانوں کا خیر خواہ اور مصلح ظاہر کریگی تا کہ اپنی جھوٹی باتیں پھیلائے اور لوگوں کو اپنے باطل عقیدوں، فاسد خیالوں، کی طرف راغب کرے۔

نوٹ:۔ رسول خدا ﷺ کا یہ فرمان پورا ہوا اور کیوں نہ ہو کہ آپ کی ہر بات سچی ہے کہ حضور نے جن مکار اور جھوٹے گروہوں کے بارے میں خبر دی تھی ان میں کے کچھ گروہ ظاہر ہو چکے ہیں ان میں کا ایک گروہ اہل قرآن ہے یہ فرقہ باطلہ حضور کی حدیثوں کا سرے سے منکر ہے یہ ایسی بات ہے کہ مسلمانو نہ تم نے اس کو سنا ہو گا اور نہ ہی تمہارے باپ دادا نے سنا ہو گا۔

اور ایک قادیانی فرقہ ہے اس کا بانی مرزا غلام احمد قادیانی ہے اس نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔

اور انہیں میں سے ایک فرقہ وہابی دیوبندی ہے کہ یہ باطل فرقہ بہت خطرناک اور بہت زیادہ نقصان دہ ہے اس فرقے کے لوگوں کا بھی حال وہی ہے جو منافقین کا حال تھا کہ وہ بھی توحید و رسالت کا اقرار کرتے تھے مگر پیٹھ پیچھے سرکار ﷺ کی توہین کرتے تھے جب موقع پاتے تو سرکار ﷺ کی برائیاں کرتے اور آپس میں مذاق کرتے تو اللہ تعالی نے ان لوگوں کے بارے میں فرمایا (وماھم بمومنین) کہ یہ لوگ نبی کی توہین کرنے کی بنا پر مومن نہیں۔ اور بلا شبہ یہ فرقہ بھی حضور کی جگہ جگہ برائیاں بیان کرتا ہے۔

ان لوگوں کا عقیدہ یہ ہے کہ جیسا علم حضور ﷺ کو حاصل ہے ایسا علم تو بچوں، پاگلوں اور جانوروں کو بھی حاصل ہے جیسا کہ دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی اپنی کتاب حفظ الایمان صفحہ نمبر ۸ پر حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے لئے کل علم غیب کا

انکار کرتے ہوئے صرف بعض علم غیب کو ثابت کیا اور پھر بعض علم غیب کے بارے میں یوں لکھا (اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے) اور اس گروہ کا عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ آخری نبی نہیں ہیں بلکہ اور بھی نبی آپ کے بعد آسکتا ہے جیسا کہ ان کے پیشوا مولوی قاسم نانوتوی نے لکھا ہے (دیکھئے تحذیر الناس) اور ان کا عقیدہ ہے کہ شیطان کو اور ملک الموت کو حضور ﷺ سے زیادہ علم ہے۔

اور بھی اسکے علاوہ انکے بہت سے عقیدے اور نظریات ایسے ہیں جن کو مسلمانوں نے کبھی سنا نہیں تھا۔ اور حقیقت میں بدعتی یہی لوگ ہیں اور اس گروہ کے ان ہی عقائد باطلہ کی وجہ سے مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، ہند، سندھ، بنگال، پنجاب، برما، مدراس، گجرات وغیرہ کے سینکڑوں علمائے کرام نے ان لوگوں کے کافر و مرتد ہونے کا فتوی دیا (تفصیل کے لئے دیکھئے حسام الحرمین)

بدمذہب سے تقریر سننا کیسا ہے؟

حدیث نمبر ۸: عَنْ جَابِرٍ: (أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنُسْخَةٍ مِنَ التَّوْرَاةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ نُسْخَةٌ مِنَ التَّوْرَاةِ فَسَكَتَ فَجَعَلَ يَقْرَأُ وَوَجه رَسُول الله يَتَغَيَّرُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ ثَكِلَتْكَ الثَّوَاكِلُ مَا تَرَى مَا بِوَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ عُمَرُ إِلَى وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ من غضب الله وَغَضب رَسُوله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ بَدَا لَكُمْ مُوسَى فَاتَّبَعْتُمُوهُ وَتَرَكْتُمُونِي لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ وَلَوْ كَانَ حَيًّا وَأَدْرَكَ نُبُوَّتِي لَاتَّبَعَنِي) (مشکاۃ باب الاعتصام ص ۳۲)

ترجمہ :۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تورات لیکر حاضر ہوئے اور کہا اے اللہ کے رسول ﷺ یہ تورات ہے۔آپ ﷺ خاموش رہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تورات کے نسخے کو پڑھنے لگے اور حضور کا رخ انور بدلنے لگا (یعنی ناگواری محسوس کی) تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عمر تجھے رونے والیاں روئیں (عربی لوگ اسے دعا کے لئے بولتے ہیں) تم حضور اکرم ﷺ کے مبارک چہرے کو نہیں دیکھ رہے ہو ؟جب حضرت عمر نے حضور کے مبارک چہرے کی طرف دیکھا تو کہا کہ میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں اللہ اور اسکے رسول کے غضب سے ۔ہم یقیناراضی ہیں اللہ کے رب ہونے ،اسلام کے دین ،اور حضرت محمد ﷺ کے نبی ہونے پر۔پھر اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے اگر اب موسی بھی ظاہر ہو جائیں اور تم مجھے چھوڑ کر ان کی پیروی کرو تو بے شک تم سیدھے راستہ سے بھٹک جاؤ۔اور اگر موسیٰ زندہ ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پالیتے تو یقیناوہ بھی میری پیروی کرتے۔

غور فرمائیں:۔اس حدیث پاک سے ان لوگوں کا نصیحت حاصل کرنی چاہیے جو بد مذہبوں کی تقریریں سنتے اور ان کی کتابیں پڑھتے ہیں۔اور ان کے مدرسوں میں اپنے بچوں کو پڑھاتے ہیں ،اور ان لوگوں کو چندہ دیتے ہیں۔ان کے ساتھ میل جول رکھتے ہیں، بڑے افسوس سے یہ کہنا پڑھ رہا ہے کہ کچھ لوگ ان سے رشتے بھی قائم کر رہے ہیں۔اور بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ اگر انہیں دینی جانکاری کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ اس کو یوٹیوب (YOUTUBE) سے حاصل کرتے ہیں۔اور بد مذہبوں کی تقریر سننے لگتے ہیں ۔

ایسے لوگ اس حدیث پاک سے عبرت حاصل کریں اور غور کریں اور خوب غور کریں کہ جب حضور ﷺ نے حضرت عمر کو تورات پڑھنے سے منع فرمادیا اور یہ وہی حضرت عمر ہیں جن کے بارے میں نبی ﷺ نے فرمایا (لوکان بعدی نبی لکان عمر) یعنی اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتا (مشکوۃ) اور فرمایا شیطان عمر سے ڈرتا ہے۔ (مشکوۃ) لہذا بدمذہبوں کی کتابیں ہرگز نہ پڑھیں اور نہ ہی ان کی تقریریں سنیں۔ اور کتابیں صرف علمائے اہل سنت کی پڑھیں اور انہی حضرات سے تقریریں سنیں۔ بد مذہبوں کی کتابیں ہرگز نہ پڑھیں اور نہ ہی تقریریں سنیں۔

باب الکبائر

دس نصیحتیں

حدیث نمبر۹: عَنْ مُعَاذٍ قَالَ: أَوْصَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا وَإِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتُ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَيْكَ وَإِنْ أَمَرَاكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا فَإِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَإِنَّهُ رَأْسَ كُلِّ فَاحِشَةٍ وَإِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَإِنَّ بالمعصية حل سخط الله عز وجل وَإِيَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَإِنْ هَلَكَ النَّاسُ وَإِذا أصَاب النَّاس موتان وَأَنت فيهم فَاثْبتْ وَأنفق عَلَى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلك وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ أَدَبًا وَأَخِفْهُمْ فِي اللَّهِ (رواہ احمد، مشکاۃ)

ترجمہ:- حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ پاک کے رسول ﷺ نے مجھے دس باتوں کی نصیحت فرمائی ۔ آپ نے فرمایا

(۱) اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرنا اگرچہ تو قتل ہی کیوں نہ کر دیا جائے اور تجھے جلا ہی کیوں نہ دیا جائے۔

(۲) اپنے والدین کی نافرمانی مت کرنا چاہے وہ دونوں تجھے تیرے مال اور تیرے گھر والوں کو چھوڑنے ہی کا حکم کیوں نہ دیں ۔

(۳) اور جان بوجھ کر فرض نماز کو مت چھوڑنا کہ جس شخص نے فرض نماز کو جان کر چھوڑا تو اس سے اللہ کا ذمہ ختم ہو جاتا ہے ۔

(۴) اور شراب مت پینا کہ یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔

(۵) اور گناہوں سے پرہیز کرو کہ گناہوں کے سبب اللہ کی ناراضگی حلال ہو جاتی ہے۔

(۶) اور جہاد میں سے مت بھاگنا اگرچے لوگ ہلاک ہو جائیں۔

(۷) اور جب لوگ مرتے ہوں اور تو ان میں موجود ہو تو ثابت قدم رہنا۔

(۸) اور اپنے اہل وعیال پر اپنے مال سے خرچ کر۔

(۹) اور اپنا عصا ادب دینے کی وجہ سے ان سے مت اٹھا (یعنی ان کو نصیحت کر اور بوقت ضرورت مارنے اور ڈانٹ ڈپٹ کرنے ۔سے پرہیز مت کر۔

(۱۰) اور اللہ پاک کے معالے میں ان کو ڈرا۔

فائدہ:۔ اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ بندہ جب نماز کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ اللہ کی امان سے نکل جاتا ہے تو اب آپ اس حدیث کی روشنی میں دیکھیں کہ بے نمازیوں پر کتنی نحوست ہوتی ہے اگر ہم مسلم معاشرہ کا جائزہ لیں تو خوب معلوم ہو گا کہ تقریبا اکثر و بیشتر حضرات بلاؤں میں گرفتار ہیں طرح طرح کی پریشانیاں برداشت کر رہے ہیں۔ ہر آدمی نشانہ بنائے ہوئے ہے۔ کیوں۔ اس لیے کہ ہم اللہ کی نافرمانی کرنے کی وجہ

سے امان الٰہی سی نکل گئے۔ لہٰذا گناہوں سے توبہ کریں اور احکام الٰہی کی پابندی کریں پھر تم ہی لوگ سربلند ہو گے (ان شاءاللہ)

(۸) اور والدین اپنی ذمہ داری نہ اٹھائیں وقتاً فوقتاً جب ضرورت محسوس کریں ان کو ڈانٹتے رہیں سمجھاتے رہیں اپنے آپ کو آزاد نہ جانیں۔ کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا (کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ) یعنی تم میں ہر آدمی ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں سوال ہو گا۔ لہذا والدین کی یہ ذمہ داری ہے کہ اگر بچے نماز چھوڑتے ہوں یا کوئی اور گناہ کریں تو ان کو منع کریں اور نماز کا حکم دیں اور اگر نہ مانیں تو مار اور زجر و توبیخ سے کام لیں اور ان کو اللہ پاک سے ڈراتے رہیں۔

کتاب الصلاۃ

حدیث (۱۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَفِي حَدِيثِ بَكْرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: «أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ، هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ؟» قَالُوا: لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ، قَالَ: «فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، يَمْحُو اللهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا» (بخاری، مسلم، مشکوۃ)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا بتاؤ اگر تم میں سے کسی کے دروازے کے سامنے کوئی نہر جاری ہو وہ شخص اس میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہے گا صحابہ کرام نے عرض کیا حضور اس کے بدن پر کوئی میل باقی نہ رہے گا تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا بس یہی حال ہے ان پانچ نمازوں کا کہ اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔

حدیث نمبر ۱۱:- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أي الأَعْمَال احب إِلَى الله قَالَ: «الصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا» قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ: «بِرُّ الْوَالِدَيْنِ» قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ: «الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ» قَالَ حَدَّثَنِي بِهِنَّ وَلَوِ استزدته لزادني (متفق علیہ)

ترجمہ:- اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا اللہ تعالی کو کونسا عمل زیادہ پسند ہے؟ فرمایا نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا۔ پھر میں نے پوچھا اس کے بعد کونسا عمل ہے؟ ماں باپ کی فرماں برداری کرنا، پھر میں نے کہا اس کے بعد کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ حضور ﷺ نے ان چیزوں کے بارے میں فرمایا اور اگر میں مزید آپ ﷺ سے سوالات کرتا تو آپ ﷺ زیادتی فرماتے۔

حدیث نمبر ۱۲:- عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَأَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ فَجَعَلَ ذَلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ قَالَ فَقَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ» قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: «إِنَّ العَبْد الْمُسلم ليصل الصَّلَاة يُرِيد بهَا وَجه الله فتهافت عَنهُ ذنُوبه كَمَا يتهافت هَذَا الْوَرَقُ عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ» (مشکاۃ)

ترجمہ:- اور حضرت ابوذر غِفاری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبیؐ کریم ﷺ پت جھڑ کے موسم میں نکلے تو حضور ﷺ نے ایک درخت کی دو شاخوں کو پکڑ کر ہلایا تو پتے گرنے لگے پھر حضور ﷺ نے فرمایا میں نے عرض کیا حاضر ہوں اے اللہ کے رسول ﷺ۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ بے شک بندہ مومنؐ جب اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ بھی ایسے ہی جھڑتے ہیں جیسے کہ اس درخت کے پتے جھڑ رہے ہیں۔

حدیث نمبر ۱۳:- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ ثَلَاثَ عُقَدٍ إِذَا نَامَ، بِكُلِّ عُقْدَةٍ يَضْرِبُ عَلَيْكَ لَيْلًا طَوِيلًا، فَإِذَا اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، وَإِذَا تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عَنْهُ عُقْدَتَانِ، فَإِذَا صَلَّى انْحَلَّتِ الْعُقَدُ، فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ» (بخاری، مسلم، مشکاۃ)

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا جب تم میں کوئی سوتا ہے تو شیطان اس کی سر کی گدی پر تین گرہ لگا دیتا ہے (اور) ہر گرہ پر یہ مارتا ہے کہ (ابھی) رات بہت لمبی ہے سوجا پھر اگر وہ جاگ جائے اور اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر وہ وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور اگر نماز پڑھے تو تیسری بھی گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر وہ خوش دل اور چستی کے سات صبح کرتا ہے ورنہ برے دل اور سستی کے ساتھ صبح کرتا ہے۔

حدیث نمبر ۱۴:- عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِينَ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ» (ابوداود)

ترجمہ:- اور حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ اور یہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے بچّوں کو حکم دیکر نماز پڑھواؤ جب وہ سات سال کے ہو جائیں اور نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے انہیں مارو جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو انکے بستر الگ کر دو۔ (ابوداوُد)

(۱) انتباہ:- نماز میں قرآن پاک آہستہ پڑھنے میں ضروری ہے کہ اتنی آواز سے پڑھے کہ خود کو سننے میں آئے؛

اگر کوئی مانع یعنی قریب میں کسی قسم کا کوئی شور وغل نہیں یا اسے ثقل سماعت (بہرا پن) نہیں۔ اور اگر اتنی دھیمی آواز سے قرأت کی کہ خود کو بھی سننے میں نہ آیا تو اس کی نماز نہ ہوگی۔ (عالم گیری بحوالہ مومن کی نماز)

(۲) آج کل لوگوں میں ایک غلط مسئلہ رائج ہے کہ اگر تہبند (لنگی) اور پینٹ کے نیچے چڈی یا جانگیہ نہیں پہنا تو نماز نہیں ہوگی۔ یہ بات غلط ہے۔ نماز ہو جائے گی۔ (مومن کی نماز)

(۳) سجدے میں پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ زمین سے لگنا شرط ہے اور ہر پیر کی تین انگلیوں کا پیٹ لگنا واجب ہے تو اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے تو نماز نہ ہوئی۔ (بہار شریعت)

(۴) عورت نے اتنا باریک دوپٹہ پہن کر نماز پڑھی کہ جس سے بال کی سیاہی چمکتی ہے تو نماز نہ ہوگی جب تک کہ اس پر کوئی ایسی چیز نہ اوڑھے جس سے بال کا رنگ چھپ جائے۔ (بہار شریعت)

حدیث نمبر ۱۵:- عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ صَلَّى. (مشکوۃ)

ترجمہ :- حضرت حذیفہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو جب کوئی معاملہ پیش آتا تو آپ نماز پڑھتے تھے۔

شرح :- یعنی جب کوئی آپ کو پریشانی لاحق ہوتی تو آپ نماز پڑھتے تھے۔ اس حدیث سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنا چاہئے جو لوگ پریشانی میں نماز نہ پڑھ کر تعویذ لینے کو بھاگتے ہیں اور سب کچھ تعویذ ہی کو جانتے ہیں حالانکہ دیکھو اس حدیث میں کہ جب کوئی آپ ﷺ کو پریشانی ہوتی تو نماز پڑھتے اور دعا کرتے تھے۔ لہذا جب بھی کوئی پریشانی آئے تو نماز پڑھیں اور اللہ پاک سے دعا کریں۔

کتاب الجنائز

بیماری کا بیان

حدیث نمبر۱۶:- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ»۔ (بخاری)

ترجمہ:- اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا اللہ پاک جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے پریشانی میں مبتلا کرتا ہے۔

حدیث نمبر۱۷:- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا يُصِيبُ المُسْلِمَ، مِنْ نَصَبٍ وَلاَ وَصَبٍ، وَلاَ هَمٍّ وَلاَ حُزْنٍ وَلاَ أَذًى وَلاَ غَمٍّ، حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا، إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ» (بخاری، مسلم)

ترجمہ:- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کو تکلیف، رنج و غم، پریشانی اور دقت آئے یہاں تک کہ کانٹا بھی اس کو لگتا ہے تب بھی اس کے بدلے میں اللہ پاک اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے -

حدیث نمبر۱۸: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى، مَرَضٌ فَمَا سِوَاهُ، إِلَّا حَطَّ اللَّهُ لَهُ سَيِّئَاتِهِ، كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا» (بخاری، مشکاۃ)

ترجمہ:- اللہ تعالی کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمان کو مرض وغیرہ کی تکلیف پہونچتی ہے اللہ اس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو ایسے جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت کے پتوں کو جھاڑ دیتا ہے۔

حدیث نمبر ۱۹: عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم «عجبا لأمر المؤمن كله خيرٌ وَلَيْسَ ذَلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَر فَكَانَ خَيْرًا لَهُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ» (رواہ مسلم)

ترجمہ :- حضرت ابو یحییٰ صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن کے معاملہ پر تعجب ہے کیوں کہ اس کا پورا کا پورا معاملہ بھلائی ہے اور یہ چیز مومن کے علاوہ کسی کافر کے لئے نہیں اگر اسے کوئی خوشی ہو تو شکر کرتا ہے اس میں بھی اس کے لئے بھلائی ہے اور تکلیف پہونچنے پر صبر کرتا ہے اس میں بھی اس کے لئے بھلائی ہے۔

حدیث نمبر ۲۰: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: دَخَلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ فَقَالَ: «مَالك تُزَفْزِفِينَ؟» . قَالَتِ: الْحُمَّى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيهَا فَقَالَ: «لَا تَسُبِّي الْحُمَّى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ» . (مسلم)

ترجمہ :- اور حضرت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ حضرت ام السائب کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا (ام السائب) تمھیں کیا ہوا کہ کانپ رہی ہو عرض کیا کہ بخار ہے اسکا برا ہو تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا بخار کو برامت کہو کیوں کہ یہ آدمی کے گناہوں کو ایسے صاف کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کو صاف کر دیتی ہے۔

خلاصہ :- بیماری سے بظاہر تکلیف پہونچتی ہے لیکن حقیقت میں وہ بہت بڑی نعمت ہے جس سے مومن کو ابدی راحت و آرام کا بہت بڑا ذخیرہ ہاتھ آتا ہے اس لئے کہ یہ ظاہری بیماری حقیقت میں روحانی بیماریوں کا بڑا زبردست علاج ہے بشرطیکہ مومن ہو اور سخت سے سخت بیماری میں صبر و شکر سے کام لے۔ اگر صبر نہ کرے بلکہ جزع و فزع (روئے دھوئے) تو بیماری سے کوئی معنوی فائدہ نہ پہنچے گا یعنی ثواب سے محروم رہے گا۔ بعض

نادان لوگ بیماری میں نہایت بے جا کلمات بول اٹھتے ہیں اور کچھ لوگ خدائے تعالیٰ کی طرف ظلم کی نسبت کر کے کفر تک پہونچ جاتے ہیں۔یہ ان کی انتہائی شقاوت (بدنصیبی) اور دنیا و آخرت کی ہلاکت کا سبب ہے (انوار الحدیث)

عیادۃ المریض

(بیمار پرسی)

حدیث نمبر ۲۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ» . قِيلَ: مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ» (مسلم مشکاۃ)

ترجمہ:۔حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نی کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں۔ عرض کیا وہ چھ حق کیا ہیں یارسول اللہ ﷺ فرمایا جب تو اس سے ملے تو سلام کر اور جب وہ تجھے بلائے تو جا اور جب تجھ سے مشورہ کرے تو اچھا مشورہ دے اور جب چھینک کر اللہ کی حمد بیان کرے تو تو اسکا جواب دے اور جب وہ بیمار ہو جائے تو تو اسکی عیادت (مزاج پرسی) کر اور جب وہ مر جائے تو تو اسکے جنازے میں شریک ہو۔

حدیث نمبر۲۲: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا غُدْوَةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ ".

(ترمزی۔ ابوداود)

ترجمہ:۔ حضرت علی رضی اللہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو مسلمان کسی دوسرے مسلمان کی مزاج پرسی کے لئے صبح میں جاتا ہے تو شام تک ستّر ہزار فرشتے اس کے لے استغفار کرتے ہیں اور اگر شام کو نکلتا ہے تو صبح تک ستّر ہزار فرشتے اس کے لے دعائے استغفار کرتے ہیں اور اس کے لئے جنّت میں باغ بن جاتا ہے۔

کتاب فضائل القرآن

تلاوت قرآن کے فضائل

حدیث نمبر(۲۳): عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ القُرْآنَ وَعَلَّمَهُ»(بخاری مشکوہ)

ترجمہ: امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم میں بہتر شخص وہ ہے جو قرآن کو سیکھے اور سکھائے۔

حدیث نمبر(۲۴)عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم: «إِن الله يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ آخَرِينَ». (مسلم، مشکوہ)

ترجمہ: امیر المومنین حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسی کتاب (قرآن کریم) کی وجہ سے قومیں بلند اور عزت والی ہونگی ۔اور اس کی وجہ سے قومیں گمراہ اور ذلیل ہونگی۔

حدیث نمبر(۲۵)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ من الْبَيْت الَّذِي يقْرَأ فِيهِ سُورَة الْبَقَرَة» (مسلم، مشکوۃ)

ترجمہ : اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ یقینا شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس گھر میں سورہ بقرہ کی تلاوت ہوتی ہے۔

حدیث نمبر(۲۶)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَرَأَ (طه)و (يس)قبل أن يخلق السَّمٰوَات وَالْأَرْضَ بِأَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلَائِكَةُ الْقُرْآنَ قَالَتْ طُوبَى لِأُمَّةٍ يَنْزِلُ هَذَا عَلَيْهَا وَطُوبَى لِأَجْوَافٍ تَحْمِلُ هَذَا وَطُوبَى لِأَلْسِنَةٍ تَتَكَلَّمُ بِهَذَا»(مشکوۃ)

ترجمہ : اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی نے سورہ یاسین اور طٰہ کی تلاوت زمین وآسمان کی پیدائش سے ایک ہزار سال پہلے فرمائی۔ جب فرشتوں نے قرآن پاک کو سنا تو بولے مبارک ہو اس امت کو جس پر یہ نازل ہوگا اور مبارک ہو ان لوگوں کو جو اس کو یاد کریں گے اور بڑی خوش قسمت ہیں وہ زبانیں جو اس کی تلاوت کریں گی ۔

حدیث نمبر(۲۷)عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ قَرَأَ (يس) فِي صَدْرِ النَّهَارِ قضيت حَوَائِجه انجه (مشکوۃ)

ترجمہ : اور حضرت عطا ابو رباح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کی جو شخص دن کے شروع میں یاسین شریف کی تلاوت کرے اللہ پاک اس کی ضرورتوں کو پورا فرمائے گا۔

حدیث نمبر(۲۸)عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ أَبَدًا» (مشکوۃ)

ترجمہ: اور حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ روزانہ جو شخص سورہ واقعہ کی تلاوت کر کے سوتا ہے تو وہ فاقہ اور تنگ دستی سے محفوظ رہتا ہے اور حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی لڑکیوں کو حکم دیتے تھے کہ وہ ہر رات اس سورت کو پڑھ کر سوئیں۔

حدیث نمبر۲۹: عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ: آلم حَرْفٌ. أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ ". رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ:- حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا جو شخص قرآن میں سے ایک حرف پڑھے تو اس کو ہر حرف کے بدلے ایک نیکی ملے گی ہر نیکی دس نیکیوں کے برابر ہو گی میں الم کو ایک حرف نہیں کہتا بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک الگ حرف ہے اور میم الگ حرف ہے۔

نوٹ:- پورے قرآن پاک میں کل (321267) حروف ہیں تو پورے قرآن کی تلاوت سے (321267) نیکیاں ملیں گی۔

کتاب النکاح

نکاح کا بیان

حدیث نمبر۳۰:- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ» (بخاری، مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے نوجوانو جو شخص نکاح کرنے کی طاقت رکھے تو اسے چاہیئے کہ وہ نکاح کرے یہ (نکاح) نگاہ کو نیچے رکھتا ہے۔اور شرم گاہ کی حفاظت کرنے والا ہے۔اور جس میں نکاح کی طاقت نہ ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ روزہ رکھے کیوں کہ روزہ اس کے لئے ڈھال ہے۔

شرح:۔حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ جو آدمی بیوی کا نان ونفقہ (خرچہ) برداشت کر سکے تو وہ نکاح کرے کیوں کہ بیوی والا آدمی پاک دامن و نیک ہوتا ہے نہ تو غیر عورتوں کو تکتا ہے اور نہ ہی اس کا دل بدکاری کی طرف مائل ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ نکاح آدمی کو بہت سے گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

حدیث نمبر ۳۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " تُنْكَحُ المَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا، وَلِحَسَبِهَا، وَلِجَمَالِهَا، وَلِدِينِهَا، فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ " (بخاری)

ترجمہ:۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا عورت سے چار چیزوں کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے۔اس کے مال کی وجہ سے،اس کے خاندان کی وجہ سے،اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور اسکے دین کی وجہ سے تم دین والی سے نکاح کرو خاک آلود ہون تمہارے ہاتھ (یعنی اگر تم ہمارے اس فرمان پر عمل نہ کروگے تو تم پریشان ہو جاؤ گے۔)

حضرت ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص صرف عورت کا مال دیکھ کر نکاح کرے گا وہ فقیر و غریب رہے گا جو صرف خاندان دیکھ کر نکاح کریگا وہ ذلیل ہو گا اور جو دین دیکھ کر نکاح کرے گا اسے برکت دی جائے گی ۔

حدیث نمبر ۳۲:- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوهُ، إِلاَّ تَفْعَلُوا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الأَرْضِ، وَفَسَادٌ عَرِيضٌ.(ترمذی)

ترجمہ:-اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا جب تمہارے پاس اس شخص کے نکاح کا پیغام آئے جس کے دین اور اخلاق سے تم راضی ہو تو اس سے نکاح کر دو اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو زمین میں فتنے اور بڑے فساد پیدا ہوں گے۔

شرح:- مطلب یہ ہے کہ جب تمہارے پاس دیندار اور اچھے عادات و اطوار والے لڑکے کا پیغام آئے تو محض اس لئے ختم نہ کر دو کہ وہ غریب ہے اور مالدار کے چکر میں جوان لڑکی کے نکاح میں دیر کرتے رہو اور اگر ایسا کرو گے تو بہت خرابیاں ہوں گی اس لئے کہ اگر مالدار کے انتظار میں نکاح نہ کئے گئے تو ادھر تو لڑکیاں بہت کنواری بیٹھی رہیں گی اور ادھر لڑکے بہت سے بے شادی رہیں گے جس سے زنا پھیلے گا اور زنا کی وجہ سے لڑکی والوں کو شرم ہو گی آخر میں نتیجہ یہ ہو گا کہ دونوں کے خاندان آپس میں لڑیں گے اور تباہ ہوں گے جیسا کہ یہ آج کل خوب دیکھنے میں آرہا ہے۔

حدیث نمبر ۳۳:- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ أَعْظَمَ النِّكَاحِ بَرَكَةً أَيْسَرُهُ مُؤْنَةً»(مشکاۃ)

ترجمہ:-اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بہت برکت والا ہے وہ نکاح جس میں خرچ کم ہو۔

شرح:- حضور ﷺ کی یہ حدیث نہایت جامع ہے۔مطلب یہ ہے کہ دولہا اور دولہن کی طرف سے خرچہ بہت کم ہو۔مہر بھی کم ہو اور جہیز بھی معمولی ہو ایسا نکاح بڑا برکت

والا ہے اس طرح کی شادی خانہ آبادی ہے آج کل لوگ حرام رسموں اور بے ہودہ رواجوں کی وجہ سے شادی کو خانہ بربادی بنائے ہوئے ہیں۔اللہ تعالی ہماری قوم کو ان بلاؤں سے بچنے کی توفیق عنایت فرمائے۔اور اس حدیث پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

حدیث نمبر ۳۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً، إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ»(مسلم)

ترجمہ:۔اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ نے کہا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کوئی مومن آدمی کسی مومنہ بیوی کو دشمن نہ جانے اگر ایک عادت سے ناراض ہوگا تو دوسری سے راضی ہوگا۔

شرح:۔یعنی بے عیب بیوی ملنا ناممکن ہے اگر اس میں دو ایک کمیں ہونگی تو بہت سی اچھائیاں بھی ہوں گی۔ذرا مرد لوگ اپنے آپ میں غور کریں کہ ہم میں خود ہزاروں خرابیاں ہیں۔لہذا ہر دوست عزیز کی برائیوں کو در گزر کریں اور اچھائیوں پر نظر کریں اور اصلاح کی کوشش کرتے رہے ہیں ۔

حدیث نمبر ۳۵:۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لأَحَدٍ لأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا. (ترمذی)

ترجمہ:۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ نے کہا کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو عورت کو حکم دیتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

نرمی و خوش اخلاقی کا بیان

حدیث نمبر ۳۶: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ

مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: قَالَ لِعَائِشَةَ: «عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَإِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شانه».

ترجمہ:- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالی مہربان ہے مہربانی کرنے والے کو پسند فرماتا ہے۔اور مہربانی کرنے پر وہ دیتا ہے جو سختی کرنے پر نہیں دیتا۔اور مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ سے فرمایا اپنے اوپر نرمی لازم کرلو اور سختی کرنے اور بے ہودہ کلام کرنے سے بچو۔ یقیناً نرمی جس چیز میں ہوتی ہے اور جس سے جدا کرلی جاتی ہے اسے عیب دار بنادیتی ہے

حدیث نمبر۳۷:- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم: «إِن مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا». (بخاری)

ترجمہ:۔اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہا کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگوں میں مجھے سب سے زیادہ پیارا وہ شخص ہے جو تم میں اخلاق کے اعتبار سے بہتر ہو۔

جھوٹ کا بیان

حدیث نمبر۳۸۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدِّيقًا. وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَّابًا» (بخاری۔ مسلم۔ مشکوۃ)

مغفرت نہ ہو گی جب تک کہ وہ معاف نہ کر دے جس کی غیبت کی ہے۔اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ زنا کرنے والا توبہ کرتا ہے اور غیبت کرنے والے کی توبہ نہیں ہے۔

غیبت کی تعریف:۔

غیبت کے یہ معنی ہیں کہ کسی شخص کے پوشیدہ عیب کو (جسکو وہ دوسروں کے سامنے ظاہر ہونا پسند نہ کرتا ہو) اس کی برائی کرنے کے طور پر ذکر کرنا اور اگر اس میں وہ بات ہی نہ ہو تو یہ غیبت نہیں بلکہ بہتان ہے۔

مسئلہ: فقیہ ابواللیث نے فرمایا کہ غیبت کی چار قسم ہے ایک کفر اس کی صورت یہ کہ ایک شخص غیبت کر رہا ہے اس سے کہا گیا کہ غیبت نہ کرو کہنے لگا یہ غیبت نہیں میں سچا ہوں اس شخص نے ایک حرام قطعی کو حلال بتایا۔دوسری صورت نفاق ہے کہ یہ ایک شخص کی برائی کرتا ہے اور اس کا نام نہیں لیتا مگر جس کے سامنے برائی کرتا ہے وہ اس کو جانتا پہچانتا ہے لہذا یہ غیبت کرتا ہے اور اپنے کو پرہیز گار ثابت کرتا ہے۔یہ ایک قسم کا نفاق ہے۔تیسری صورت تصیت ہے وہ یہ کہ غیبت کرتا ہے اور یہ جانتا ہے کہ یہ حرام کام ہے ایسا شخص توبہ کرے۔چوتھی صورت مباح ہے وہ یہ کہ فاسق معلن یا بدمذہب کی برائی بیان کرے بلکہ لوگوں کو اس کے شر سے بچانا مقصود ہو تو ثواب ملنے کی امید ہے۔

اب سمجھنا چاہیے کہ بدعقیدہ لوگوں کا ضرر فاسق کے ضرر سے بہت زیادہ ہے۔ فاسق سے جو نقصان پہونچے گا وہ اس سے بہت کم ہے جو بدعقیدہ لوگوں سے پہنچتا ہے۔فاسق سے اکثر دنیا کا نقصان پہنچتا ہے اور بدمذہب سے تو دین وایمان کا ضرر ہے۔اور بدمذہب اپنی بدمذہبی پھیلانے کے لئے نماز روزے کی بظاہر خوب پابندی کرتے ہیں تاکہ ان کا

وقار لوگوں میں قائم رہے جو گمراہی کی بات کریں گے ان کا پورا اثر ہوگا۔لہذا ایسوں کی بدمذہبی کا اظہار فاسق کے فسق کے اظہار سے زیادہ اہم ہے۔اس کے بیان کرنے میں ہرگز لاپرواہی نہ کریں۔آج کل کے کچھ صوفی اپنا تقدس یوں ظاہر کرتے ہیں کہ ہمیں کسی کی برائی نہیں کرنی چاہئے ۔یہ شیطانی دھوکہ ہے مخلوق خدا کو گمراہوں سے بچانا کوئی معمولی بات نہیں۔بلکہ یہ انبیائے کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔جس کو ناکارہ تاویلات سے چھوڑنا چاہتا ہے اور اس کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ میں ہر دل عزیز بنوں۔کیوں کسی کو اپنا مخالف کروں۔ (بہار شریعت)

مسئلہ :۔جس طرح زندہ آدمی کی غیبت ہو سکتی ہے مرے ہوئے مسلمان کو برائی کے ساتھ یاد کرنا بھی غیبت ہے۔ (مگر بدمذہب کی جائز ہے)

چغل خوری کا بیان

حدیث نمبر ۴۲: وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ». (بخاری، مسلم)

ترجمہ:۔اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جنت میں چغل خور داخل نہیں ہوگا ۔

حدیث نمبر ۴۳: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «خِيَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِينَ إِذَا رُؤُوا ذُكِرَ اللّٰهُ. وَشِرَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الْمَشَّاؤُونَ بِالنَّمِيمَةِ وَالْمُفَرِّقُونَ بَيْنَ الْأَحِبَّةِ الْبَاغُونَ الْبُرَآءَ الْعَنَتَ» (مشکوۃ)

ترجمہ:۔اور حضرت عبدالرحمن اور حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کے نیک بندے وہ ہیں جن کو دیکھنے سے خدا یاد آئے اور اللہ کے برے بندے وہ ہیں جو چغلی کرتے ہیں اور دوستوں میں جدائی کراتے ہیں اور جو شخص جرم سے بری ہے اس پر تکلیف ڈالنا چاہتے ہیں۔